

انکار مہدی کفر ہے

<"xml encoding="UTF-8?">



انکار مہدی کفر ہے

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مہدی وہی عیسیٰ بن مریم ہیں اور قرآن میں ایسا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ جو آرہے ہیں وہ مہدی منتظر ہیں۔۔۔

ان حضرات کی شبہے کا جواب یہ ہے کہ نجات دہندہ کی آنی کا بیان بہت سی قرآنی آیات میں موجود ہے مثلاً سورہ قصص کی پانچویں آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ - القصص / 5 -

اور ہم نے ارادہ کیا کہ ان ضعیف اور ماتحت بنائے جانے والے انسانوں کو روئے زمین کے پیشوا بنا دیں اور انہیں زمین کے وارث قرار دیں۔

نجات دہندہ کی خوشخبری تورات و زبور و انجیل جیسی آسمانی کتب بدھ مت، شنتوازم، ہندومت اور چینی مذہب کی کتابوں میں بھی دی گئی ہے اور وہ سب بھی نجات دہندہ کا انتظار کر رہے ہیں۔

قرآن مجید میں اسلامی عقائد و احکام کے اصول و ضوابط کا بیان ہوا ہے اور ان کی تشریح و تفسیر کی ذمہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو سونپ دی گئی ہیں۔ اسی حوالے سے ارشاد ربانی ہے:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ - النحل / 44 -

اور ہم نے قرآن آپ کی جانب نازل کیا تا کہ آپ ہی لوگوں کے لئے ان چیزوں کی وضاحت کریں جن کی ان کی طرف تنزیل ہوئی ہے۔

وَمَا أَرْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ - النحل / 64 -

اور ہم نے یہ کتاب صرف اس لئے آپ پر نازل کردی کہ آپ ہی ان چیزوں کی ان کے لئے وضاحت کریں جن میں وہ جھگڑا اور اختلاف کرتے ہیں۔

چنانچہ ان آیات کی تفسیر کے ذمہ دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہیں۔

اور پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی اطاعت خداوند متعال اپنی اطاعت کے ساتھ ہی فرض فرمائی ہے جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا - الحشر / 7 -

اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تمہیں عطا کریں لے لو اور جن چیزوں سے آپ (ص) تمہیں روکتے ہیں ان سے اجتناب کرو اور

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ - التغابن / 12 -

اور خدا کے فرمانبردار ہوجاؤ اور رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی اطاعت کرو۔

خداوند متعال نے ان آیات کی روشنی میں واضح کردیا ہے کہ خدا کی اطاعت واجب ہے اور رسول خدا (ع) کی اطاعت بھی واجب ہے اور جس طرح کہ خدا کی اطاعت سے سرتابی حرام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی اطاعت سے سرتابی بھی حرام ہے۔

اور شیعہ اور سنی کتب میں منقولہ ایک ہزار احادیث میں رسول خدا (ص) نے آخرالزمان کے نجات دہندہ کو، نام و نشان بتا کر متعارف کرایا ہے اور وہ حضرت مہدی صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے سوا اور کوئی بھی نہیں ہے:

حضرت مہدی (عج) کے سلسلے میں سنی اور شیعہ کتب میں منقولہ احادیث 5 جلدوں پر مشتمل کتاب «معجم احادیث المہدی» میں شائع ہوئی ہے جو مجموعی طور پر 1941 حدیثیں ہیں اور یہاں ان کے اعداد و شمار پیش کئے جا رہے ہیں:

– ائمہ بارہ ہیں پہلے علی (ع) ہیں اور آخری مہدی (عج) ہیں (91 حدیثیں)۔

– ائمہ بارہ ہیں اور آخری امام مہدی (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ہیں (94 حدیثیں)

– ائمہ بارہ ہیں جن میں 9 امام سیدالشہداء امام حسین علیہ السلام کی ذریت سے ہیں اور ان نو اماموں میں نویں امام مہدی (عج) ہیں (107 حدیثیں)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے 12 اماموں کے نام بتائے ہیں (50 حدیثیں)۔

- امام مہدی علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں۔ (148 حدیثیں)
 - امام مہدی علیہ السلام امام جعفر صادق علیہ السلام کے چھٹے فرزند ہیں۔ (99 حدیثیں)
 امام مہدی علیہ السلام امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے نسل سے پانچویں فرزند ہیں۔ (98 حدیثیں)۔
 - امام مہدی علیہ السلام امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی نسل سے چوتھے فرزند ہیں۔ (95 حدیثیں)۔
 - امام مہدی علیہ السلام امام محمد تقی الجواد علیہ السلام کی نسل سے اور آپ (ع) کے تیسرے فرزند ہیں، (90 حدیثیں)۔

امام مہدی علیہ السلام امام علی النقی الہادی کے فرزندوں میں سے ہیں۔ (90 حدیثیں)۔
 امام مہدی علیہ السلام امام حسن العسکری کے فرزند ہیں۔ (146 حدیثیں)۔
 امام مہدی علیہ السلام ائمہ اثنا عشر میں بارہویں اور آخری امام ہیں۔ (136 حدیثیں)۔
 برصغیر کے مشہور سنی عالم دین حسین احمد مدنی کی کتاب «الخلیفة المہدی فی احادیث صحیحة» کے صفحہ 3 پر ہے کہ : ... امام ابوالحسین بن الحسین الابری السنجرى الحافظ المتوفى 363 ہجری اپنی کتاب «مناقب الشافعی» میں لکھتے ہیں:

و قد تواترت الاخبار و استفاضت بکثرة روايتها عن المصطفى صلى الله عليه و (وآله) و سلم في المهدى و انه من اهل بيته و انه يملك سبع سنين و يملأ الارض عدلاً و ان عيسى عليه الصلوة و السلام يخرج فيساعده على قتل الدجال و انه يؤم هذه الامة و عيسى خلفه في قصته و امره [1]

»امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرت کے درجہ پر پہنچ گئی ہیں کہ وہ اہل بیت رسول (ص) سے ہونگے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف سے دنیا کو معمور کردیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر ان کی امامت میں (ایک) نماز ادا کریں گے وغیرہ، [2]

مدنی صاحب ہی اسی کتاب کے صفحہ پانچ پر لکھتے ہیں:

امام سفارینی حضرت جابر، حذیفہ، ابوبریرہ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں: و قد روی عن ذکر من الصحابة و غیر ما ذکر منهم رضی اللہ عنہم متعددة و عن التابعين من بعدهم ما يفيد مجموع العلم القطعي فالایمان بخروج المهدى واجب كما هو مقرر عند اهل العلم و مدون فی عقائد اهل السنة و الجماعة [3]

مذکورہ بالا صحابہ اور غیر مذکور صحابہ اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علم قطعی حاصل ہوجاتا ہے۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں مدوّن و مرتب ہے۔

پہلی حدیث:

قال رسول الله (ص) «من انكر المهدى فقد كفر»

یہ حدیث شیعہ اور سنی مکاتب کی مشہورترین اور معتبرترین حدیث ہے۔
 سنی منابع میں:

«عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

"من كذب بالدجال فقد كفر، ومن كذب بالمهدي فقد كفر" . [4]

جس نے دجال کے وجود اور خروج کو جھٹلایا وہ کافر ہے اور جس نے مہدی (عج) کو جھٹلایا وہ کافر ہے۔

من انکر خروج المہدی فقد کفر۔ [5]

جس نے قیام مہدی (عج) کو جھٹلایا وہ کافر ہوا۔

عن جابر رضی اللہ عنہ رفعہ من انکر خروج المہدی فقد کفر بما انزل علی محمد۔ [6]

جابر بن عبداللہ انصاری (رض) سے روایت مرفوعہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قیام مہدی (عج) کا انکار کیا وہ ان تمام چیزوں پر کافر ہوا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر نازل ہوئی ہیں۔

اس حوالے سے متعدد حدیثیں شیعہ اور سنی منابع و مصادر سے وارد ہوئی ہیں کہ امام مہدی (عج) کا منکر کافر ہے۔

اہل سنت ہی کی کتابوں میں تصریح ہوئی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے قیام کے اثبات کے حوالے سے وارد ہونے والی تمام حدیثیں صحیح ہیں اور یہ حدیثیں ابوداؤد، ترمذی و احمد و دیگر نے ابن مسعود و دیگر سے نقل کی ہیں۔

حدیث مستند ہے اور کفر کا معیار بھی واضح ہے۔۔۔ چنانچہ کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ کسی پر کفر کا الزام لگائے ہاں مگر وہ لوگ جو مہدی (ع) کے منکر ہیں؛ ان کو ہم نہیں رسول اللہ (ص) کافر قرار دے چکے ہیں۔ یہ مہدی ہیں کون جن کی ظہور کی بشارت قرآن میں ہے۔ نبوی، علوی، فاطمی احادیث اور ائمہ علیہم السلام کی احادیث (جو درحقیقت احادیث نبوی ہیں) میں ان کے آنے کی بشارتیں ہیں۔۔۔ کچھ لوگ اس ذات با برکات کا انکار کرتے ہیں! کیسے؟ کیوں؟ وہ بات بات پر اپنی تاویلات اور اپنی ذاتی آراء و افکار کے مخالفین کو تو کافر کا لقب دیتے ہیں اور جتنی آسانی سے وہ دیگر مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے برعکس اپنے نظریات کے مخالفین کا خون بہاتے ہیں اور مسلمانوں کو کافر قرار دے کر ان کے قتل کے فتوے جاری کرتے ہیں۔ جبکہ کفار کی پیش قدمی مقدس مقامات اور مکہ و مدینہ تک جاری ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن و اسلام کی توہین آج یورپ میں ایک فیشن کی صورت اختیار کر گئی ہے اور شاتمان رسالت کو یورپ میں بنگلے اور پر امن زندگی کی ضمانتیں ملتی ہیں۔ اتنی ہی آسانی سے کافر کیونکر ہوجاتے ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کا انکار کس طرح کرتے ہیں؟

گو کہ حدیث میں ہے کہ اگر تم نے کسی کو کافر کہا تو یا تو وہ کافر ہوگا یا اگر وہ کافر نہیں تو یقیناً تم کافر ہو اور اس طرح فتووں کے کارخانے کھولنے والوں پر ویسے بھی کفر کا شبہ موجود ہے۔۔۔ قرآن میں ان کے آنے کی بشارت موجود ہے۔۔۔ احادیث رسول (ص) و معصومین (ع) میں بشارتیں موجود ہیں پھر بھی کوئی کہتا ہے مہدی (ع) پیدا ہونگے!

کچھ لوگ کہتے ہیں: پیدا نہیں ہوئے

کوئی کہتا ہے مہدی کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔۔۔

البتہ محی الدین بن عربی جو اہل سنت کے جانے پہچانے امام ہیں اور عارف بھی ہیں؛ یقین سے کہتے ہیں کہ شیعوں کی بات درست ہے اور امام مہدی علیہ السلام امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں اور اس وقت پردہ غیب میں ہیں؟۔۔۔

یہ لوگ جانتے ہیں مگر تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہیں۔۔۔ کہتے ہیں: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص 12 سو سال زندہ رہے اور یہی حضرات منبر و محراب میں فیض افشانی کرتے ہیں تو حضرت نوح کی عمر کی کہانیاں سنا سنا کر نہیں تھکتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوہزار سالہ عمر کی باتیں سناتے ہوئے انہیں بالکل

حیرت نہیں ہوتی! اور مجھے ان لوگوں کی دوگانہ گوئی پر حیرت ہے! --- کہتے ہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اتنے سارے برسوں میں انہیں کسی نے بھی نہ دیکھا ہو؟ --- یقیناً یہ حضرات کم از کم اپنے آپ سے تو پوچھتے ہونگے کہ حضرت عیسیٰ کو ان دو ہزار برسوں میں کس نے دیکھا ہے یا دیگر انبیاء جو بقید حیات ہیں سال میں کتنی دفعہ ان حضرات کو نظر آتے ہیں؟ یا یہ کہ اگر وہ نظر نہیں آتے تو کیا ہم ان کے وجود کا ہی انکار کریں؟ --- ہمیں عقل بھی تو - نہ اپنی نہ دوسروں کی - نظر نہیں آتی پھر اس بارے میں کیا فیصلہ کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی حدیث «من مات و لم یعرف امام زمانہ...» یاد رہے---

دوسری حدیث:

حضرت رسول اللہ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

«من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاہلیۃ» [7] - [8]

«اگر کوئی اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر دنیا سے رخصت ہو جائے، وہ دوران جاہلیت کی موت مرا ہے۔» یہ حدیث سنی اور شیعہ کی منابع میں متفق علیہ ہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث درست نہیں ہے تو وہ جھوٹا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث رسول اللہ کے زمانے کے لئے ہے تو وہ بھی جھوٹا ہے کیوں کہ ہر زمانے کے لوگوں کو اپنے امام کی معرفت حاصل کرنا لازم ہے۔

اور اگر کہے کہ حدیث صحیح بھی ہے اور آفاقی بھی اور ابدی بھی ہے تو یہ بتانا پڑے گا کہ اس کا امام زمانہ کون ہے؟ آپ کا امام کون ہے؟؟؟

منکرین مہدی بتائیں کہ ان کے زمانے کا امام کون ہے۔۔۔ وہ امام کون ہے جس کو اگر وہ نہ پہچانیں تو جاہلیت کی موت مریں گے؟ جاہلیت یعنی عناد و لجاج یعنی ضد اور ہٹ دھرمی اور جہل پر اصرار۔ تیسری حدیث :

حضرت رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:

«اگر دنیا کی عمر کا صرف ایک دن بھی باقی ہو خداوند متعال اس ایک دن کو اتنا طویل کرے گا کہ حضرت مہدی (عج) ظہور فرمائیں اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں جیسے کہ یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی»۔ [9] یہاں ایک نکتہ قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال ہفتہ وحدت کے ایام میں - ایک طرف سے وحدت و اتحاد بین المسلمین پر کاری ضربیں لگائی گئیں اور استعمار و استکبار کی خوب خوب خدمت کی گئی۔ امہ کے مختلف فرقوں، مکاتب اور مذاہب کے کثیر علماء نے ایک نہایت اہم اور عالمی اہمیت کی حامل قرارداد منظور کر لی۔ وہ یہ کہ:

«کسی بھی اسلامی فرقے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے اسلامی فرقوں کے پیروکاروں کی تکفیر کریں اور یہ کام غلط ناروا اور ناجائز ہے»۔

ہاں البتہ وہ فرقے جو غلو جیسی بیماریوں میں مبتلا ہیں یا اپنے اعمال کے ذریعے دشمن کی خدمت کر رہے ہیں اور مسلمانوں اور دین مبین کو نقصان پہنچاتے ہیں یا فرقے نہیں ہیں بلکہ دشمنوں کے ہاتھوں بنے ہوئے ادارے ہیں، ان کا حساب اصلی اور حقیقی اسلامی فرقوں سے الگ ہے»۔

حضرت مہدی نے فرمایا:

1: «حوادث اور رودادوں میں ہماری حدیثوں کے راویوں سے رجوع کرو؛ کیونکہ وہ تمہارے اوپر میری حجت ہیں اور میں ان کے اوپر حجت خدا ہوں»۔

2- «انا بقية الله في ارضه و المنتقم من اعدائه»

میں روئے زمین پر «بقية الله» اور اس کا ذخیرہ اور اس کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں۔

3: «علامة ظهور امري كثرة الهرج و المرج و الفتن»

میرے ظہور کی نشانی ہرج و مرج اور افراتفری اور فتنوں کی کثرت سے عبارت ہے۔

4: «خدا اور کسی بھی بندے کے درمیان قربانداری کا رشتہ قائم نہیں ہے اور «وَمَنْ انْكَرَنِي فَلَيْسَ مِنِّي وَ سَبِيلَهُ سَبِيلُ ابْنِ نُوْحٍ»؛ اور جو میرا انکار کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور اس کا راستہ نوح (ع) کے ناخلف و نافرمان بیٹے (کنعان) کا راستہ ہے۔

ہفتہ وحدت مبارک ہو انشاء اللہ ہمارا یہ سال سنہ 1429 سال ظہور مہدی آل محمد (علیہ و علی آباءہ السلام) ہو۔ یہاں ایک نکتہ قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال ہفتہ وحدت کے ایام میں - ایک طرف سے وحدت و اتحاد بین المسلمین پر کاری ضربیں لگائی گئیں اور استعمار و استکبار کی خوب خوب خدمت کی گئی۔ امہ کے مختلف فرقوں، مکاتب اور مذاہب کے کثیر علماء نے ایک نہایت اہم اور عالمی اہمیت کی حامل قرارداد منظور کر لی۔ وہ یہ کہ:

«کسی بھی اسلامی فرقے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے اسلامی فرقوں کے پیروکاروں کی تکفیر کریں اور یہ کام غلط ناروا اور ناجائز ہے۔ ہاں البتہ وہ فرقے جو غلو جیسی بیماریوں میں مبتلا ہیں یا اپنے اعمال کے ذریعے دشمن کی خدمت کر رہے ہیں اور مسلمانوں اور دین مبین کو نقصان پہنچاتے ہیں یا فرقے نہیں ہیں بلکہ دشمنوں کے ہاتھوں بنے ہوئے ادارے ہیں، ان کا حساب اصلی اور حقیقی اسلامی فرقوں سے الگ ہے۔»

وحدت میں تقیہ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے، تقیہ حضرت موسیٰ نے کیا؛ حضرت زکریا نے کیا، حضرت ابراہیم نے بت توڑ کر بڑے بت کو ملزم ٹھہرایا اور تقیہ کیا، تقیہ مشرکین کے نرغے میں آنے والے مسلمانوں نے کیا اور خدا نے ان کی تائید کی۔

«مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» (نحل 106)

جس نے خدا کا انکار کیا ایمان لانے کے بعد - سوائے اس مؤمن کے جس کا دل ایمان سے مطمئن تھا اور مجبور کیا گیا - مگر جس نے دل کھول کر کفر کا راستہ اپنایا اس کے لئے عذاب عظیم ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں - آپ جس مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہوں - کہ اگر آپ کے ارد گرد کئی مسلح افراد ہوں اور وہ آپ کی رائے جان کر آپ کی جان کے درپے ہوں تو آپ کونسا راستہ اپنائیں گے؟ ہاں یہ بالکل صحیح ہے کہ تقیہ صرف ایسے ہی حالات کے لئے ہے۔ اتحاد امت ضروریات دین میں سے ہے۔ یہ کوئی سنتی عمل نہیں ہے؛ مباح بھی نہیں ہے بلکہ فرض عین ہے اور شیعہ مسلمان وحدت و اتحاد کی دعوت تقیے کی بنا پر نہیں بلکہ ضرورت اسلام کی بنا پر دے رہے ہیں۔

تقیہ کا مطلب جھوٹ بولنا نہیں ہے بلکہ ضرورت کی مقدار کے مطابق بولنا ہے۔ تقیہ کا مطلب یہ ہے کہ ماحول کا خیال رکھو اور ماحول کو دیکھ کر لوگوں کی عقل اور سوچ کے مطابق بات کرو۔ تقیہ کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی رضا اور ناراضگی کا خیال رکھو تا کہ معاشرے میں امن و امان کی فضا قائم ہو۔

قرآن نے فرمایا ہے کہ لاتفرقوا۔۔۔ نہی واضح ہے۔۔۔ چنانچہ ہم شیعہ ہیں شیعہ اصولوں کے پابند ہیں۔۔۔ ہم جب اتحاد کی بات کرتے ہیں اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم اپنا مذہب چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کر رہے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم تقیہ کر رہے ہیں؛ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ہمارا یہ بھی مقصد نہیں ہے کہ کسی

اور فرقے کے لوگ ہمارا مذہب اختیار کریں۔۔۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ بنیادی اصولوں میں ہم ایک ہیں بعض فروع میں فرقہ ہے۔۔۔ اور اہم بات یہ ہے کہ اس وقت عالم اسلام کو کفار کا خطرہ درپیش ہے جو سنی تعلیمات کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں اور شیعہ اصولوں کو بھی ۔۔۔ وہ ہمارے قرآن اور رسول اللہ (ص) کی توہین کو شعار بنائے بیٹھے ہیں۔۔۔ یاد رکھنا کہ چالیس پاروں والا قرآن ہمارے پاس نہیں ہے لیکن ہمارے دشمن کے ذہنی اختراعات کے ریکارڈ میں دیکھ لیں تو مل ہی جائے گا۔۔۔ ہمارا قرآن وہی ایک ہے ۔۔۔ وہی جس کے تیس پارے ہیں اور ہم اس کی تحریف کو ناممکن سمجھتے ہیں کیوں کہ اللہ نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔۔۔ ہمارے قرآن پر وہ حملے کر رہے ہیں۔۔۔ اسی مشترکہ قرآن پر، کیونکہ دشمن مشترک ہے؛ وہ افغانستان، عراق، پاکستان اور دیگر ممالک میں سنیوں اور شیعوں کا قتل عام کر رہے ہیں اور ان کے چیلے ان کے مقاصد پورے کر رہے ہیں، مذاہب اربعہ کو وہابیت نے انفعال سے دوچار کر دیا ہے اور وہابیت جہاں بھی جاتی ہے وہاں سے امن و امان اور تعمیری سوچ کوچ کر جاتی ہے اور دشمن کے ورود کے لئے راستے فراہم ہو جاتے ہیں۔۔۔ آئیے شیعہ شیعہ رہے اور سنی سنی رہے اور متحد ہو جائیں۔ ورنہ برے حالات آئے ہیں ساری امت پر اور یہ حالات مزید بھی برے ہونگے اور پھر اگر ہم حقیقت پسندی کی طرف لوٹنا بھی چاہیں تو یہ ممکن نہ ہوگا ۔۔۔ عراق کا حال ہمارے سامنے ہے۔۔۔ دین و قرآن پر رحم کریں اور آئیں ایک دوسرے کے بازو بنیں اور دشمن کے بازو بن کر اپنے ہی بازو نہ کاٹیں خدا را۔۔۔ ہمارے پاس مہدی امت کا فلسفہ ہے اور ہمارا اس پر ایمان ہے اور دشمن ان کے ظہور کا راستہ روکنے کے لئے مدینہ منورہ پر قبضہ کرنے اور کعبہ معظمہ کو نیست و نابود کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے اور یہ خواب ہماری وحدت سے ہی چور چور ہوسکتے ہیں۔

تین بار درود شریف برائے تعجیل ظہور - اتحاد امت - اور حل مشکلات امت۔

حوالہ جات:

- [1]- تہذیب التہذیب ج 9 ص 123 فی ضمن ترجمة محمد بن خالد الجندی المؤذن
- [2] - بعید از قیاس ہے کہ حسین احمد مدنی صاحب عربی زبان و ادب میں کمزور رہے ہوں مگر انہوں نے روایت کے آخری حصے کا ترجمہ درس ادا نہیں کیا - سبب جو بھی رہا ہو - آخری حصہ یہاں سے شروع ہوتا ہے: «و ان عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام یخرج فی ساعده علی قتل الدجال و انه یؤمّ ہذہ الامۃ و عیسیٰ خلفہ فی قصۃ و امرہ» اور اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے: اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خروج کریں گے اور نازل ہونگے اور قتل دجال میں امام (ع) کے ساتھ تعاون کریں گے اور آپ (ع) امت کی راہبری اور امامت فرمائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آپ (ع) کے اس امر میں ہر وقت آپ کے پشت پر ہونگے یعنی تعاون کرتے رہیں گے۔
- [3] - لوائح انوار البہیۃ ج 2 ص 79 و 80۔
- [4]- عقد الدرر فی اخبار المنتظر ، ج 1 ، ص 36 ۔
- [5]- فرائد السمطین ، ج 2 ، ص 334 ۔
- [6]- لسان المیزان ، ابن حجر ، ج 5 ، ص 130۔
- [7] - یہ وہ کتابیں ہیں جو سنی علماء نے منکرین مہدی کے جواب میں تحریر کی ہیں:
- 1- ابراز الوہم المکنون من کلام ابن خلدون ، ابوالفیض سید احمد بن محمد بن صدیق غماری ، شافعی ، ازہری ، مغربی ، (متوفی 1380) مطبعہ ترقی دمشق 1347 ۔
- 2- ابراز الوہم من کلام ابن حزم ، احمد بن صدیق غماری مؤلف قبل ، مطبوعہ 1347 مطبعہ ترقی دمشق۔
- 3- الاحتجاج بالاثار علی من انکر المہدی المنتظر ، جامعہ مدینہ کے استاد شیخ حمود بن عبداللہ تویجری ، یہ

کتاب شیخ ابن محمود قاضی قطری کی کتاب کے جواب میں تحریر ہوئی ہے۔ جلد اول 1394 و جلد دوم 1396 ریاض۔ سعودی عرب۔

4۔ الی مشیخة الازھر، شیخ عبداللہ سبیتی عراقی۔ یہ کتاب سعد محمد حسن «المہدویۃ فی الاسلام» کی جواب میں تحریر ہوئی ہے۔ مطبوعہ 1375 ہ۔ دارالحديث بغداد۔

5۔ تحدیق النظر فی أخبار الامام المنتظر، ابن خلدون کے دعوؤں کے جواب میں شیخ محمد عبدالعزیز بن مانع نے لکھے اور 1385 ہجری کو شائع ہوئی ہے۔

6۔ الرد علی من کذب بالاحادیث الصحیحة الواردة فی المہدی، جامعہ اسلامی مدینہ منورہ کے استاد اور اس کے تعلیمی بورڈ کے رکن عبدالمحسن العباد، نے لکھی ہے اور اسی جامعہ کے رسالہ شماره 45 ص 297 – 328 و شماره 46 ص 361 – 383، میں چھپی ہے۔

7۔ الوہم المکنون فی الرد علی ابن خلدون، ابوالعباس بن عبدالمؤمن، مغربی۔

[8] – تہران کے ایک امام جماعت کہتے ہیں: کہ میں الغدیر کے مؤلف علامہ عبدالحسین امینی رحمہ اللہ نجف سے تہران تشریف لائے تو میں بھی ان کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور علامہ سے درخواست کی کہ ہمارے غریب خانے بھی تشریف لائیں۔ علامہ نے میری دعوت قبول کرلی۔ میں نے علامہ کے اعزاز میں دیگر افراد کو بھی دعوت دی تھی وہ سب حاضر تھے کہ علامہ تشریف لائے اور ہم نے استقبال کیا۔ رات کو میں نے علامہ سے درخواست کی کہ کوئی ایسی بات سنائیں جس سے استفادہ کیا جاسکے اور روحانی تسکین کا سبب بنے۔ علامہ امینی نے فرمایا:

»میں بعض کتب کا مطالعہ کرنے شام کے شہر حلب گیا اور وہیں مصروف مطالعہ ہوا۔ اس دوران ایک سنی تاجر سے شناسائی ہوئی۔ وہ نہایت مہذب اور منطقی انسان تھے اور میری ان کی دوستی بڑھتی گئی۔۔۔ ایک روز انہوں نے مجھے کھانے کی دعوت دی اور اپنے گھر بلایا۔ میں نے دعوت قبول کی اور جب رات کو ان کے گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شہر حلب کے تمام بزرگ شخصیات حاضر ہیں۔ بلندپایہ علمائے دین، جامعہ حلب کے اساتذہ، وکلاء، تجار و دکاندار؛ غرض ہر طبقے کے افراد کے علاوہ حلب کے قاضی القضاۃ بھی موجود ہیں۔ کھانا کھایا گیا اور مہمانوں کی پذیرایی ہوئی تو قاضی القضاۃ نے میری طرف رخ کیا اور کہا: جناب امینی صاحب! یہ شیعہ کیا مذہب ہے، اس کی بنیاد و اساس کیا ہے جس کا پیچھا تم سے چھوڑا ہی نہیں جا رہا؟

میں نے کہا: کیا یہ حدیث آپ کے ہاں قابل قبول ہے یا نہیں: «قال رسول اللہ (ص): من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاہلیۃ = جس نے اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر موت کو گلے لگایا وہ جاہلیت کی موت مرا ہے»؟

انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

میں نے کہا: آج کی بحث جاری رکھنے کے لئے یہی حدیث کافی ہے۔ قاضی القضاۃ نے خاموشی اختیار کرلی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد میں نے پوچھا: آپ کی نظر میں حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کس پائے کی خاتون ہیں؟ کہنے لگے: "انہا مطہرۃ بنص الكتاب"۔ نص قرآن کے مطابق سیدہ سلام اللہ علیہا پاک و مطہر ہی ہیں اور حضرت زہراء (ص) آل رسول کے عظیم مصادیق میں سے ایک ہیں۔

میں نے کہا: "حضرت فاطمہ حکام وقت سے ناراض و غضبناک ہوکر کیوں دنیا سے رخصت ہوئیں؟ کیا وہ امام امت اور رسول اللہ کے خلفاء برحق نہ تھے؟ یا پھر معاذاللہ حضرت فاطمہ (س) امام وقت کی معرفت حاصل کئے بغیر جاہلیت کی موت مریں!؟

حلب کے عالم حیرت میں ڈوب گئے کیونکہ اگر وہ کہتے کہ کہ حضرت زہراء کا غضب اور آپ (س) کی ناراضگی صحیح تھے تو اس کا لازمہ یہ ہوگا کہ حکومت وقت باطل تھی۔۔۔ اور اگر کہتے کہ سیدہ (س) سے غلطی سرزد ہوئی ہے اور آپ (س) معرفت امام کے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہوئی ہیں تو یہ فاش غلطی ان کے مقام عصمت کے منافی ہوتی۔ جبکہ آپ (ص) کے مقام عصمت و طہارت کی گواہی قرآن مجید ہی دی ہے۔

حلب کے قاضی القضاۃ بحث کی سمت تبدیل کرنے کی غرض سے بولے: جناب امینی! ہماری بحث کا حکام عصر کی نسبت حضرت زہراء کے غضب و ناراضگی سے کیا تعلق ہے؟

مجلس میں حاضر افراد علم و دانش کے لحاظ سے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے اور انہیں معلوم ہوچکا تھا کہ علامہ امینی نے اس مختصر سی بحث میں کیا کاری ضرب ان کے عقائد پر لگائی ہے!

میں نے کہا: آپ لوگوں نے نہ صرف اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا ہے بلکہ ان افراد کی حقانیت کے حوالے سے بھی شک و تردد میں مبتلا ہیں جن کو آپ خلفاء رسول (ص) سمجھتے ہیں۔۔۔

ہمارے میزبان جو ایک طرف کھڑے تھے قاضی القضاۃ سے کہنے لگے: «شیخنا اسکت؛ قد افتضحنا = ہمارے شیخ! خاموش ہو جاؤ کہ ہم رسوا ہو گئے؛ یعنی آپ نے ہمیں رسوا کر دیا»۔

ہماری بحث صبح تک جاری رہی اور صبح کے قریب جامعہ کے متعدد اساتذہ، قاضی اور تاجر حضرات سجدے میں گر گئے اور مذہب تشیع اختیار کرنے کا اعلان کیا اور اس کے بعد انہوں نے علامہ امینی کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انہیں کشتی نجات میں بٹھانے کا اہتمام کیا تھا۔

یہ حکایت صرف اس لئے نقل کی گئی کہ اہل سنت بھی اہل تشیع کی مانند حدیث (من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ) کو قبول کرتے ہیں۔ اور یہ وہ حدیث ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر عصر اور ہر زمانے میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے جس کی معرفت کا حصول واجب ہے اور مسلمانوں کو بہر حال معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اپنی دینی تعلیمات کس سے حاصل کر رہے ہیں اور ان سب کو جاننا چاہئے کہ ان کے زمانے کا امام کون ہے؟

[9] - مسند احمد حنبل ج1 ص99 و سنن ابن ماجہ ج2 ص929۔